اُدعُ اِلیٰ سبیلِ ربّک بالحکمۃِ والموعظۃِ الحسنۃِ ۔ النحل ۱۶:۱۲۵



خاتم النبیین کا معنی

اور

علامہ محمد سعید احمد اسعدؔ کے مغالطہ کا ازالہ

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیہ

جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سٹی
041-8544971

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ....[النحل۱۶:۱۲۵]

خاتم النبیین کا معنی

اور

علامہ محمد سعید احمد اسعد کے مغالطہ کا ازالہ

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیۃ

جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ..... فیصل آباد

فون نمبر: 041-8544971

نام کتاب: خاتم النبیین کا معنیٰ اور علامہ محمد سعید احمد اسعد کے مغالطہ کا ازالہ

مصنف: مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ: حضرت مولانا ریاض احمد سعیدی زید مجدہ

ناشر: جامعہ محمدیہ معینیہ

اشاعت: مارچ 2014

تعداد: 1100

صفحات 60

ملنے کا پتہ

جامعہ محمدیہ معینیہ عمر ٹاؤن 214 رب ڈھڈی والا شرقی

جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سٹی فون نمبر: 041-8544971

فون نمبرز: 0333-8377392, 0300-8092933,

0301-03127035947

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیشمار عظمتیں عطا فرمائی ہیں عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمایا جانا، پھر عالم اجسام میں تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر میں جلوہ گر ہونے پر وحی نبوت ورسالت سے مشرف ہوکر اس عالم میں بھی منصب نبوت ورسالت پر فائز فرمایا جانا اور باقی سب انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ و السلام کے آخر میں آپ کی بعثت ہونے کے ساتھ آپ کی شان خاتم النبیین کا بالفعل اور خارج میں ظہور ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیازی عظمت وشان ہے۔

عالم ارواح میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کے بارے میں علماء اعلام وائمۂ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے احادیث کثیرہ بیان فرمائی ہیں جنہیں جلیل ائمۂ کرام محدثین عظام امام احمد، امام بخاری، امام ترمذی، امام ابن حبان، امام طبرانی، امام بیہقی، حاکم، ابونعیم، بزار، ابن سعد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

اور ائمہ اعلام نے ان میں سے متعدد احادیث مبارکہ کے صحیح ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔ تفصیل ''تصریحات'' میں ملاحظہ کریں۔

عالم ارواح میں نبوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور عقیدۂ جمہور علمائے اُمت

جمہور علمائے امت کے نزدیک عالم ارواح والی نبوت سے متعلقہ احادیث مبارکہ اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں یعنی حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم ارواح میں واقعی طور پر

اور حقیقتاً منصب نبوت اور مرتبہ نبوت پر فائز فرمائے گئے اور یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امتیازی شان ہے، دوسرے کسی نبی کو عالم ارواح میں نبوت عطا نہیں فرمائی گئی۔ اور اس بارے میں ائمۂ کرام اور علمائے ربانیین کی تصریحات فقیر راقم الحروف نے "تصریحات بجواب نظریہ وتحقیقات" کے جزء ثانی میں پیش کی ہیں جو علامہ سعید احمد اسعد کے پہلے رسالہ کا جواب ہے۔ ملاحظہ کر کے اپنے ایمان کو تازگی بخشیں۔ اس مقام پر ان حضرات کے صرف نام درج کئے جاتے ہیں:

حضرت امام تقی الدین سبکی
حضرت امام جلال الدین سیوطی
حضرت امام قاضی عیاض
حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی
حضرت شیخ اکبر ابن عربی
حضرت امام عبدالوہاب شعرانی
حضرت محدث علی قاری
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
حضرت مولانا نقی علی خان
حضرت مولانا احمد رضا خاں
حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی
حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی
حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
حضرت علامہ نور بخش توکلی
حضرت علامہ منظور احمد فیضی
محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمہم اللہ تعالیٰ

ان میں وہ تمام حضرات شامل ہیں جن کی عبارات سے علامہ اسعد نے دھوکا دینے کی کوشش کی ہے اور صاف غلط بیانی کی ہے کہ یہ حضرات حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم ارواح سے نبی نہیں مانتے اور ان کے علاوہ بعض اکابر بھی ہیں جیسے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز، حضرت امام ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ

العزیز، حضرت امام المکاشفین شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہ العزیز۔ جبکہ ''نبوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ'' میں دیگر اکابر کی تصریحات بھی پیش کی گئی ہیں۔ اس جگہ اختصار کے پیش نظر صرف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

نمبر 1 امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت (وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ) الآیۃ کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ ''التعظیم والمنۃ فی لتومنن بہ ولتنصرنہ'' لکھا اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور کے امتی۔ حضور کی نبوت و رسالت زمانۂ ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو شامل ہے اور حضور کا ارشاد ''کنت نبیا و اٰدم بین الروح والجسد'' اپنے معنی حقیقی پر ہے (تا) یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل ہے جسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمت عظمیٰ اور مواہب کبریٰ سمجھا۔ من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔ (فتاوی رضویہ ج30 ص137-138)

نمبر 2 ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت زمانۂ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ سب کو حاوی۔ ترمذی جامع میں فائدۂ تحسین۔ واللفظ لہٗ اور حاکم و بیہقی و ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے اور بزار طبرانی و ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابونعیم بطریق صنابحی امیر

المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن سعد، ابن ابی الجدعا، ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر و عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی، متی وجبت لك النبوۃ؟ حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا ''کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد'' جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے، جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابۃ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا: سندہ قوی (تا) اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج30ص149_150)

عالم اجسام میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منصب نبوت ورسالت پر فائز ہونا

عالم اجسام میں نزول قرآن کریم کے آغاز کے ساتھ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منصب نبوت ورسالت پر فائز فرمایا جانا اور آپ کی بعثت ہونا، پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اور جمہور علمائے امت کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نبوت، دوسری نبوت ہے کیونکہ اس سے قبل عالم ارواح میں بھی آپ مشرف بہ نبوت فرمائے گئے۔ اور آپ کی وہ نبوت بھی ابدالآباد تک قائم ودائم رہے گی۔

خاتم النبیین کا معنی:

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا، ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے آیۃ کریمہ: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ

النَّبِيِّيْن ''وحدیث متواتر ''لانبی بعدی'' سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 57 مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارکپور)

بعثتِ نبی کا معنی:

اللہ تعالیٰ کا کسی عبدِ مقرب کو وحیِ نبوت سے مشرف فرما کر دین حق کی دعوت دینے کا حکم دینا۔

ازالہ شبہ:

بلاشبہ بعثت کے لئے نبوت لازم اور ضروری ہے اور اکثر واغلب عادت الٰہیہ یہی رہی ہے کہ بعثت کے وقت ہی نبوت عطا فرمائی جاتی تھی یعنی پہلے وحی نبوت سے مشرف فرما کر منصب نبوت پر فائز فرما دیا جاتا پھر دین حق کی دعوت دینے کا امر فرما دیا جاتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعثت سے پہلے نبی نہ ہونا لازم اور ضروری ہے اور کسی عبد مقرب کا منصب نبوت پر فائز ہونا ہی اس کی بعثت ہے۔

اور یہ دعویٰ کرنا کہ بعثت سے پہلے نبوت نہیں ہوسکتی، یہ نظریہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ جو علماء امت حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے بچپن سے ان کی نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا وہ بچپن سے ان کی بعثت کے بھی قائل ہیں؟

کیا ائمۂ اعلام سے کسی نے کہا ہے کہ عالم مہد سے ہی دین حق کی تبلیغ بھی ان پر فرض کر دی گئی تھی؟ کیا بعض ائمہ اعلام نے اس بات کی تصریح نہیں فرمائی کہ بعثت کے لئے بلوغ شرط ہے اصل نبوت کے لئے شرط نہیں ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ وحی نبوت سے مشرف ہونا ہی منصب نبوت پر فائز ہونا ہے، دین حق کی دعوت دینے کا حکم اسی وقت دے دیا جائے یا بعد میں۔

اور حضور سید المرسلین ﷺ منصب نبوت پر فائز تو عالم ارواح ہی سے تھے کیونکہ منصب نبوت زوال پذیر نہیں ہے بلکہ ابدی ہے۔ پھر عالم اجسام میں تمام انبیاء و مرسلین کے آخر میں جلوہ گر ہوئے اور وحی نبوت و رسالت سے مشرف ہو کر دعوت الی اللہ پر مامور فرمائے گئے یعنی آپ کی بعثت سب نبیوں کے آخر میں ہوئی اور آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔

خلاصہ کلام:

حضور سید المرسلین ﷺ عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کی وجہ سے اولیتِ حقیقیہ کے اعتبار سے اول النبیین ہیں اور عالم اجسام میں سب نبیوں کے آخر میں مبعوث ہونے کے اعتبار سے خاتم النبیین بھی ہیں۔ البتہ عالم اجسام میں اول النبیین اور پہلے نبی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور خیر القرون سے لے کر آج تک علمائے حق میں سے کسی کے نزدیک بھی آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، عالم ارواح میں حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کے منافی نہیں ہے۔

اس لئے کہ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بالفعل اور خارج میں خاتم النبیین اور آخر الانبیاء والمرسلین ہونا، اس شان کا ظہور عالم اجسام ہی میں متصور ہو سکتا ہے۔ بایں طور کہ باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پہلے مشرف بہ نبوت ہو جائیں اور سب کے آخر میں حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عالم اجسام میں جلوہ گری ہو اور آپ وحی نبوت سے مشرف ہو کر مبعوث فرمائے جائیں۔

اور یہ ایک حقیقت واقعیہ ہے کیونکہ باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام

عالم اجسام میں مشرف بہ نبوت ہو کر مبعوث ہو چکے تھے اور سب کے آخر میں عالم ارواح سے عالم اجسام میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی اور وحی نبوت ورسالت سے مشرف ہو کر مبعوث فرمائے گئے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین ٹھہرے بایں معنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم اجسام میں مشرف بہ نبوت ورسالت ہونے اور بعثت میں بلا تاویل وبلا تخصیص جمیع انبیاء ومرسلین میں آخری ہیں اور یہ امر ضروریات دین سے ہے اور اس پر پوری امت مسلمہ کا اجماع اور اتفاق ہے۔

خاتم النبیین کا یہی معنی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جیسا کہ ان کی عبارت گزر چکی ہے دوبارہ ملاحظہ کرلیں:

حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، تا آخر۔ (فتاویٰ رضویہ)

سبحان اللہ کتنی واضح بات ہے کہ حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ضروریات دین سے ہے۔ پھر یعنی کے ساتھ خاتم النبیین کے معنی کی تفسیر کردی کہ: بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا۔

اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ خاتم النبیین کا بالفعل اور خارج میں ظہور عالم ارواح میں متصور ہی نہیں ہوسکتا کیونکہ عالم ارواح میں حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونا آپ کے خصائص سے ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی دوسرے نبی اور رسول کو عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت نہیں فرمایا گیا تو پھر باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنا اور آپ کا مبعوث ہونا کیسے متصور ہوسکتا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں بعثت سے مراد عالم اجسام اور دارِ تکلیف میں وحی نبوت سے

مشرف ہو کر دین حق کی دعوت دینے پر مامور ہوتا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ اس بیان سے واضح ہو گیا کہ عالم اجسام میں حضور سید المرسلین ﷺ کی بعثت باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے آخر میں ہونا، عالم ارواح میں آپ ﷺ کے حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کے منافی نہیں ہے بلکہ دونوں عظمتیں آپ ﷺ کے لئے ثابت ہیں۔ وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

اس تحریر کا پس منظر اور رسالہ ختم نبوت میں پیش کیا جانے والا نظریہ

کچھ عرصہ پہلے علامہ محمد سعید احمد اسعد نے عالم ارواح میں حضور سید المرسلین ﷺ کے حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کو، جو کہ دلائل شرع سے ثابت اور جمہور علمائے امت کا عقیدہ ہے اور موصوف مذکور بھی گزشتہ ساری عملی زندگی میں اسی کی تبلیغ کرتے رہے ہیں، ختم نبوت کے منافی قرار دے دیا اور کہا اس عقیدہ سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے جو کہ قطعی طور پر کفر ہے۔

بایں وجہ عالم ارواح میں آپ ﷺ کے حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کا صاف انکار کر دیا اور ایک پمفلٹ بنام:

''اللہ جل جلالہ کے محبوب ﷺ پہلے نبی یا آخری؟''

میں اپنا یہ نظریہ پیش کیا، جس پر بحیثیت مصنف اپنا نام لکھنے کی جگہ ایک بندۂ خدا لکھا ہے۔

تو بفضلہٖ تعالیٰ فقیر راقم الحروف نے چند ماہ قبل تصریحات میں موصوف کے شبہات کا ازالہ کر دیا اور اس لئے موقف کی سنگینی کا انہیں احساس دلایا کہ اس سے پوری امت مسلمہ کی تکفیر لازم آتی ہے اور ایسے نظریہ اور عقیدہ کا خالص گمراہی ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے

لہذا اس سے رجوع اور حق قبول کرنا لازم اور ضروری ہے۔

اور فقیر کی گزارشات کے بعد بھی موصوف کے اپنے نظریہ کو درست سمجھنے کی صورت میں چند اکابر علمائے اہل سنت کو حکم تسلیم کر کے دونوں تحریروں پر فیصلہ لینے کی موصوف کو دعوت عام دی جبکہ چند ماہ گزرنے کے باوجود موصوف کی طرف سے اکابر علماء سے فیصلہ لینے والی رائے سے اتفاق کی کوئی وضاحت سامنے نہیں آئی۔

البتہ اس دورانیہ میں موصوف کے والد گرامی فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے فقیر کی کتاب ''نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ'' کا مطالعہ کیا تو فقیر کو مبارک باد دی اور اپنے موقف اور عقیدہ کی تحریری وضاحت فقیر کو ارسال کی۔ اصل تحریر کا عکس آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں: